علمی اعتقادی اور تاریخی
مقالات کا مجموعہ
مقالاتِ
شرف قادری
علامہ محمد عبد الحکیم شرف قادری
مرتب
محمد عبد الستار طاہر
مکتبۂ قادریہ ۔ لاہور

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نام کتاب ---------------- مقالات شرف قادری

تحریر ---------------- شیخ الحدیث علامہ محمد عبد الحکیم شرف قادری

ترتیب و تصحیح ---------------- محمد عبد الستار طاہر مسعودی

حروف ساز ---------------- (۱) حافظ نثار احمد قادری

(۲) الحجاز کمپوزرز، اسلام پورہ لاہور فون#7154080

صفحات ---------------- ۵۸۴

طباعت ---------------- محرم الحرام ۱۴۲۸ھ، ۲۰۰۷ء

باہتمام ---------------- حافظ نثار احمد قادری

ناشر ---------------- مکتبہ قادریہ، لاہور

تعداد ---------------- ایک ہزار

قیمت ---------------- 225 روپے

تقسیم کار

مکتبہ قادریہ

محی الدین منزل، داتا دربار مارکیٹ، لاہور

فون نمبر 7226193

ج : ان دونوں حدیثوں کا مطلب ایک ہی ہے، کیونکہ حقیقت مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو کبھی عقل اول سے تعبیر کیا جاتا ہے اور کبھی نور سے۔ ﴿الیواقیت والجواھر ۲/۲۰﴾

بااختیار نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

س : کیا حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم صاحب اختیار ہیں؟

ج : ہاں! اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب مکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو بلند و بالا مقام و مرتبہ عطا فرمایا ہے آپ کو بہت سی خصوصیات عطا فرمائی ہیں اور کئی امور میں آپ کو اختیار عطا فرمایا ہے۔

س : اس کی دلیل کیا ہے؟

ج : اس کی دلیل درج ذیل آیات کریمہ ہیں:

1 : اے حبیب فرما دیجئے! اللہ کی اطاعت کرو اور رسول کی۔ ﴿آل عمران ۳/۳۲﴾

2 : جب تم لوگوں کے درمیان فیصلہ کرو تو عدل کے ساتھ فیصلہ کرو ﴿النساء ۴/۵۸﴾

3: عنقریب اللہ ہمیں اپنے فضل سے عطا فرمائے اور اس کا رسول ﴿التوبة: ۹/ ۵۹﴾

4: اللہ اور اس کے رسول نے انہیں اپنے فضل سے غنی کر دیا۔ ﴿التوبة: ۹/ ۷٤﴾

5: اور کسی ایمان دار مرد اور عورت کو یہ حق نہیں ہے کہ جب اللہ اور اس کا رسول کسی کام کا فیصلہ کر دیں تو ان کے لئے اپنے اس کام میں کچھ اختیار ہو ﴿الاحزاب: ۳۳/ ۳٦﴾

6 : اور ﴿نبی امی﴾ ان کیلئے پاکیزہ چیزیں حلال کرتے ہیں اور ناپاک چیزیں ان پر حرام کرتے ہیں۔ ﴿الاعراف: ۷/ ۱۵۷﴾

7 : حضرت جبرائیل علیہ السلام نے حضرت مریم رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو فرمایا: لاھب لك غلاما زکیا تا کہ میں آپ کو پاکیزہ بچہ دوں۔ ﴿مریم :۱۹/ ۱٦﴾

احادیث مبارکہ

1 : ہمیں جوامع الکلم (وہ احادیث جن کے الفاظ مختصر مگر ان میں معانی کا ایک جہان پوشیدہ ہے) کے ساتھ بھیجا گیا، ہمیں رعب کے ساتھ امداد دی گئی، ہم محو استراحت تھے

کہ زمین کے خزانوں کی چابیاں لا کر ہمارے ہاتھ میں دے دی گئیں۔

﴿صحیح مسلم: ١/ ١٩٩﴾

2 : ہمیں زمین کے خزانوں کی چابیاں دے دی گئیں۔﴿متفق علیہ﴾

﴿مشکوٰۃ شریف: ص ٥٤٧/ صحیح بخاری شریف: ١٧٩/١۔نیز ١/ص ٤١٨﴾

3 : ہم نے دعا کی اے اللہ! میری امت کو بخش دے، اے اللہ! میری امت کو بخش دے اور تیسری دعا ہم نے اس دن کیلئے مؤخر کر دی جب حضرت ابراہیم علیہ السلام سمیت تمام مخلوق ہماری طرف رغبت (رجوع) کرے گی۔﴿صحیح مسلم: ١/ ٢٧٣﴾

4: حضور نبی اکرم ﷺ نے (روزہ توڑنے والے صحابی کو) فرمایا: جاؤ یہ (کھجوریں) اپنے گھر والوں کو کھلا دو۔﴿صحیح مسلم: ١/ ٢٧٣﴾

5 : جب ہم تمہیں کسی چیز کا حکم دیں تو تم اسے اپنی استطاعت کے مطابق ادا کرو اور جب تمہیں کسی چیز سے منع کریں تو اسے چھوڑ دو (مطلب یہ کہ حضور نبی اکرم ﷺ آمر بھی ہیں اور ناہی بھی۔)﴿صحیح مسلم: ١/ ٤٣٢﴾

6 : حضرت ام عطیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں: کہ جب یہ آیۃ کریمہ یبایعنك علی ان لایشرکن باللہ شیئا نازل ہوئی تو ممنوع کاموں میں نوحہ بھی تھا، میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم آل فلاں کو مستثنی فرما دیں، کہ انہوں نے زمانہ جاہلیت میں میری امداد کی تھی، اس لئے ضروری ہے کہ میں ان کی امداد کروں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: آل فلاں مستثنی ہے (یہ بھی حضور نبی اکرم ﷺ کے اختیار کی دلیل ہے۔)﴿صحیح مسلم: ١/ ٣٠٤﴾

7: حدیث قدسی میں ہے کہ ہم آپ کی امت کے بارے میں آپ کو راضی کر دیں گے اور آپ کو تکلیف نہیں دیں گے۔﴿صحیح مسلم: ١/ ١١٣﴾

8: ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے رسول اللہ ﷺ کی خدمت

میں عرض کیا: اللہ کی قسم! میں دیکھتی ہوں کہ آپ کا رب آپ کی چاہت پوری کرنے میں جلدی فرماتا ہے۔﴿صحیح مسلم: ۱/ ۴۷۳﴾

ائمہ دین کے ارشادات

1: امام مناوی رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: یا تمام جہان کے خزانے مراد ہیں، تاکہ لوگوں کے استحقاق کے مطابق انہیں نکال کر دیں، پس جو کچھ بھی اس جہان میں ظاہر ہوتا ہے اللہ تعالیٰ کی اجازت سے وہی سرکار عنایت فرماتے ہیں، جن کے ہاتھ میں چابی ہے جس طرح اللہ تعالیٰ نے علم غیب کلی کی چابیاں اپنے ساتھ مختص کی ہیں اور انہیں وہی جانتا ہے، اسی طرح اللہ تعالیٰ نے عطیات کے خزانوں کی چابیاں اپنے حبیب ﷺ کو عطا فرمائی ہیں، ان خزانوں میں سے جو چیز نکلے گی وہ آپ ہی کے ہاتھوں نکلے گی۔

﴿فیض القدیر شرح جامع صغیر: ۱/ ۵۶۴﴾

2 : امام نووی قاضی عیاض رحمہما اللہ تعالیٰ کے حوالے سے بیان کرتے ہیں: کہ بعض علماء نے کہا کہ سید وہ ہے جو اپنی قوم سے فائق ہو اور مصیبتوں میں جس کی پناہ لی جائے، نبی اکرم ﷺ دنیا اور آخرت میں سب لوگوں کے سردار ہیں، قیامت کا دن اس لئے خاص کیا گیا کہ آپ کی سیادت (سرداری) اس دن عروج پر ہوگی اور سب لوگ اسے تسلیم کریں گے۔﴿ شرح مسلم: ۱/ ۱۱﴾

3 : علامہ قسطلانی رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں پس نبی اکرم ﷺ راز کا خزانہ اور امر کے نافذ ہونے کی جگہ ہیں، لہٰذا جو امر نافذ ہوگا وہ آپ ہی سے نافذ ہوگا اور جو خیر نقل کی جائے گی آپ ہی سے نقل کی جائے گی۔﴿ مواھب اللدنیہ: ۱/ ۵۶﴾

4: حضرت ربیعہ رضی اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: کہ مجھے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: سَل! یعنی مجھ سے کوئی حاجت طلب کرو، اس کی شرح میں حضرت علامہ ملا علی قاری اور علامہ ابن حجر رحمہما اللہ تعالیٰ بیان کرتے ہیں: کہ ہم تمہاری خدمت کے مقابلے میں

تمہیں عنایت کریں، کیونکہ اصحاب کرام کی یہی شان ہے، نبی اکرم ﷺ سے زیادہ کریم تو کوئی ہے ہی نہیں، آپ نے سوال کے ساتھ کوئی قید نہیں لگائی (کہ فلاں چیز مانگو) اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو حق کے خزانوں میں سے جو آپ چاہیں دینے کا اختیار دیا ہے، اسی لئے ہمارے ائمہ نے حضور نبی اکرم ﷺ کی ایک خصوصیت یہ شمار کی ہے کہ آپ جس شخص کو جس چیز کے ساتھ چاہیں مخصوص فرمادیں جیسے آپ نے حضرت خزیمہ ابن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شہادت کو دو شہادتوں کے برابر قرار دیا، اس حدیث کو امام بخاری نے روایت کیا، اسی طرح آپ نے حضرت ام عطیہ کو خاص طور پر آل فلاں میں نوحہ کرنے کی اجازت عطا فرمائی۔

﴿مرقاة المصابیح: ۲/ ۳۲۳﴾

5: ابن سبع اور دیگر حضرات نے نبی اکرم ﷺ کی خصوصیات میں یہ بات شمار کی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے جنت کی زمین آپ کو الاٹ کردی ہے، آپ جسے چاہیں جتنی چاہیں عطا فرمادیں۔ ﴿مرقاة المصابیح: ۲/ ۳۲۳﴾

6: نواب صدیق حسن خان بھوپالی (سرگروہ غیر مقلدین) کہتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے حضرت ربیعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرمایا: "سَل" یعنی دنیا اور آخرت کی جو بھلائی چاہو مانگ لو، آپ نے مطلقاً "سَل" فرمایا، کسی خاص مطلوب کی قید نہیں لگائی، اس سے معلوم ہوتا ہے کہ تمام معاملہ آپ کے دستِ ہمت و کرامت میں ہے، آپ جو چاہیں جسے چاہیں اپنے رب کی اجازت سے عطا فرمادیں ﴿مسك الختام: ۱/ ۲۷٦﴾

7: امام جلال الدین سیوطی امام طبرانی وغیرہ سے نقل کرتے ہیں: کہ حکم بن ابوالعاص حضور نبی اکرم ﷺ کے پاس بیٹھا کرتا تھا، جب حضور نبی اکرم ﷺ گفتگو فرماتے تو وہ نقلیں اتارا کرتا تھا، نبی اکرم ﷺ نے اسے فرمایا: کہ تو اسی طرح ہو جا، تو وہ مرنے تک اسی طرح رہا۔ ﴿خصائص کبریٰ: ۲/ ۷۹، بحوالہ: امام بیہقی، طبرانی و حاکم﴾